PMS 005

اسلامیات

س 3:- دین اور مذہب

تعارف:-

دنیا میں مذہب اور دین ہر قوم اور ملک سے منسلک نظر آئے گا۔ کوئی بھی قوم جدید تعلیم یافتہ رہی ہو یا ہو اور کوئی قوم پڑھی لکھی یا لٹریچر سے تعلق نہ بھی رکھتی ہو تو ان کی زبان اور زندگی میں مذہب ضرور نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ آج اس دنیا نے اتنی ترقی کرلی ہے سائنس پر یقین رکھتی ہے اس کے باوجود مذہب کا حصہ کہیں نہ کہیں یا کسی بھی شکل میں تعلق ضرور ملے گا۔ آثار قدیمہ کی کوششوں سے زمانہ قبل کے اقوام، بستیاں کھنڈرات کی شکل میں دریافت کی تو بھی مذہب کا عنصر قابلِ ذکر اور مذہب کا گہرا تعلق انسانوں کی زندگیوں سے جڑا ہوا ملتا ہے۔

دین کی تعریف:-

دین کا معنی بدلہ، سزا اور جزا ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں عقائد، عبادات اور اخلاقیات و معاملات اور ہر شعبہ اور زندگی گزارنے کی مکمل رہنمائی موجود ہے۔

مذہب کی تعریف:-

ای بی ٹیلر کے مطابق: مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ کچھ مذاہب جیسے کہ بدھ مت میں عقائد نہیں ملتے پر زندگی گزارنے کے اخلاق ضابطے ملتے ہیں۔

آرنلڈ کے مطابق: مذہب کو جذبات سے متاثر اخلاق یا جذباتی اخلاق کہا گیا ہے۔

دین اور مذہب میں فرق

دین :-

1- دین میں خاص طور پر عقیدہ توحید کو بیان کیا ہے۔ یعنی یہ کہ اللہ کا جسم ہے یا اس کا کوئی تعلق کسی سے اس کو شرک کہا گیا ہے دوسری جانب اس کی واحدانیت کو ماننا دین ہے۔

2- دین میں ہر نبی پر ایمان لانا حضرت آدم ؑ سے لے کر خاتم المرسلین نبی پر یقین رکھنا دین میں شامل ہے۔

3- دین میں دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا بھی ذکر ہے بلکہ مکمل تصور موجود ہے۔ جس میں قبر، قیامت، جنت، دوزخ شامل ہیں۔

4- حلال اور حرام کی تفریق بھی دین ہی میں موجود ہے۔ کچھ رزق یا کھانا کھانے کے بارے میں یا عملی طور پر زندگی گزارتے ہوئے اعمال کی۔

5- دین ازل سے لے کر یعنی حضرت آدم ؑ کے دور سے اب تک ایک ہے کوئی تبدیلی نہیں آئی نہ ہی کوئی تفریق موجود ہے۔

6- دین میں رہنمائی وحی الہٰی کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔

مذہب :-

1- مذاہب میں عقیدہ توحید موجود نہیں کیونکہ اس میں شرک کا عنصر ملتا ہے۔ جیسا کہ عیسائیت میں تثلیث ہے اور یہودیت میں حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اسی طرح ہندو مذہب میں سو دیوتا موجود ہیں جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔

2- مذاہب میں ایسے عقیدے موجود ہیں کہ بعض اشیاء پر کوئی قوم ایمان رکھتی ہے کہ اللہ کے نبی ہیں اور کچھ پر یقین / عقیدہ نہیں رکھتے۔

3- عقیدہ آخرت کا تصور مکمل طور پر مذہب میں موجود نہیں۔

4- حلال و حرام کی تفریق اور واضح ~~احکام~~ تفصیل نظر نہیں آئے گی۔

5- مذاہب میں وقت کے ساتھ تعلیمات میں تفریق ملے گی۔

6- مذاہب میں اس کے ماننے والوں کے لیے رہنمائی عقل عام سے ہوتی ہے۔

مذہب کی ضرورت عصر حاضر میں

عصر حاضر ایک ایسا دور ہے جس میں دنیا سے تعلق رکھنے والے مختلف ممالک مذاہب کے عوام اب سائنسی دور میں داخل ہو چکے ہیں جس میں ان کا یقین سائنس پر ہے مذہب سے لوگ اب دوری اختیار کر چکے ہیں اور دنیاوی معاملات کو مذہب سے الگ رکھتے ہیں یعنی مذہب کسی بھی انسان کا ذاتی تعلق ہے۔ جب کہ اس تیز رفتار دور میں جہاں اتنی ترقی ہو چکی ہے دین، مذہب جو مسلمانوں کا ہے وہ اس پر یقین رکھتے ہیں واحد اسی پر اب مسلمان بھی کچھ حد تک دین کو ذات تک محدود رکھتے ہیں اور سائنس اور انسانیت کو دور رکھتے ہیں۔

مگر مذہب کسی بھی قوم کے لیے ان کو مضبوط بنانے اور یکجا رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جبکہ مذہب دین میں مسلمانوں کو آپس کی تفریق کو دور کر کے ایک ہونا لازم ہے۔

اسلامی ممالک میں مذہب کا کردار:-

دور حاضر میں مذہب ایک ایسا جز ہے جس کے لیے اور جس کے تحت اسلامی ممالک یکجا ہو سکتے ہیں۔

اسلامی ممالک اپنے تفرقات کو مٹا کر مذہب کی تعلیمات کے ذریعے اپنے تعلقات میں بہتری لا سکتے ہیں اور اپنے برادر ممالک کے لیے کھڑے ہو کر ان کو دنیا میں مضبوطی سے کھڑا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اسلامی ممالک جیسا کہ سعودیہ عرب اور ایران کو دیکھیں تو یہ ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے تھے دین میں تفرقہ کی بنا پر جبکہ اس سے ان کو بلکہ اقوام عالم کے مسلمانوں کو کمزور کرنے میں دکھائی دیے جبکہ اب بہتری کی طرف ہیں اپنے تعلقات کو لے کر۔

اسی طرح مسلمان ممالک اپنے دین کی فلاح و بہبود اور اس کثرت کو بڑھانے اور مزید لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے میں مدد دے سکتے ہیں۔

مسلم ممالک دین / مذہب کے لیے کھڑے ہو جائیں تو اسلاموفوبیا کے غلط نظریے کو اچھے مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے واضح کرنے میں مدد ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ مذہب اسلام میں ظلم کے خلاف کھڑا ہونا بتایا گیا ہے تو اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں جو فلسطین میں موجود ہوں یا دنیا کے کسی بھی حصے میں ان کے لیے مدد فراہم کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

مذہب میں حقوق اور فرائض کی بنا پر ایک دوسرے ممالک یعنی مسلم برادر ممالک کو دنیا میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلامک آرگنائزیشن Organization (O.I.C) میں اکٹھے ہو کر ایک مضبوط ادارہ بنا کر دنیا عالم میں اپنے فیصلے اور مسائل بنا کر حل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور تمام تفرقات دور ہونے میں مدد ہو گی۔

س 2:- زکوٰۃ

تعارف :-

زکوٰۃ اسلام میں ایک ایسا عقیدہ ہے جس کے ذریعے انسان کی دولت اور پیسہ گردش میں رہتا ہے اور پاک ہوتا جاتا ہے۔ یعنی صاحب حیثیت پر فرض ہے کہ اپنی دولت میں سے کچھ حصہ غریب عوام ~~یا صاحب~~ یا صاحب ضرورت کو دے۔ جس سے ان کی مدد ہو سکے اور باعزت طریقے سے زندگی گزارنے میں مدد ہو۔

زکوٰۃ کے معاشی فوائد:

1- گردشِ دولت:

جس طرح جسم کی بقا کے لیے خون کا بدن میں گردش میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح معاشرے میں عوام کی زندگی کے لیے زکوٰۃ کا ہونا یعنی دولت کا مناسب طریقے سے اس کے حقدار اور ضرورت مند تک پہنچنا نہایت اہم ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تاکہ دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی نہ رہ جائے"
(سورہ الحشر)

2- غربت کا خاتمہ:-

زکوٰۃ غرباء اور فقراء کا حق ہے جو صاحبِ حیثیت کے پاس امانت ہے۔ ضرورت مند تک اس کا پہنچانا لازم ہے تاکہ غرباء اور مستحقین آنے والے وقت میں اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں اور ایک دوسرے پر بوجھ نہ بنیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ غربت کا خاتمہ ہوتا جائے گا۔

3- سودی معیشت کا خاتمہ:-

جب لوگ صحیح وقت اور صحیح طریقے سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو لوگ قرض سے بچ جاتے ہیں اس طرح معاشرہ اور حکومت دونوں کو قرض اور سود کی لعنت سے آزادی مل جاتی ہے۔

4- بیروزگاری اور گداگری کا خاتمہ:-

اگر معاشرہ میں زکوٰۃ یا پیسہ غیر منصفانہ طریقے سے تقسیم ہوتا ہے تو بیروزگاری بڑھتی ہے اور گداگری میں اضافہ ہوتا ہے اس طرح معاشرہ بگڑتا جاتا ہے۔ اگر اس کا بوپیں کرنا ہے تو زکوٰۃ کو صحیح طریقہ سے پہنچانے سے اس لعنت سے چھٹکارہ حاصل ہو سکتا ہے۔

۵۔ معقول زندگی کا معیار:۔
زکوٰۃ کے ذریعے سے حقداروں اور مستحقین کو جب ان کا حق ملتا ہے تو معاشرے میں زندگی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ اور لوگ خوشحال زندگی گزارتے ہیں۔

پاکستان میں نظام زکوٰۃ کی بہتری کی ضرورت:۔

۱۔ ایماندار عاملین زکوٰۃ:۔
زکوٰۃ کے عاملین میں ایمان داری، دیانت داری اور خوف خدا جیسی خصوصیات ہونا لازم ہے۔ اسلامی تعلیمات سے جن کو مکمل آگاہی ہو ان کو اس فرض کو سرانجام دینا چاہیے۔

۲۔ سخت احتساب:۔
پاکستان میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ عاملین زکوٰۃ اور زکوٰۃ کے ادارے کے لیے سخت احتساب رکھا جائے تاکہ لوگوں کا حق نہ مرے اور معاشرے بدامنی اور محرومی نہ پھیلے بلکہ اداروں اور عاملین زکوٰۃ پر یقین رہے اور عاملین زکوٰۃ احتساب کے خوف سے صحیح طریقہ سے کام سرانجام دیں۔

۳۔ تربیتی کورس:۔
عاملین زکوٰۃ کے لیے ضروری ہے کہ ان کی تربیت اسلامی قوانین کے مطابق کی جائے۔ ایسے ادارے کا قیام کیا جانا زکوٰۃ کے ادارے کو مضبوط اور شفاف بنا سکتا ہے۔

۴۔ سینٹرل بورڈ آف زکوٰۃ:۔
پاکستان میں جس طرح بینکوں کے ذریعے سے زکوٰۃ کٹتی ہے اس کو ختم کرنا چاہیے اور علیحدہ ادارہ بنانے کی ضرورت ہے جو صرف زکوٰۃ کے سلسلہ کو دیکھے اور کٹوتی کرے۔